روزنامہ سالار بنگلورو
SALAR
DAILY BENGALURU

انجام کو دیکھنا

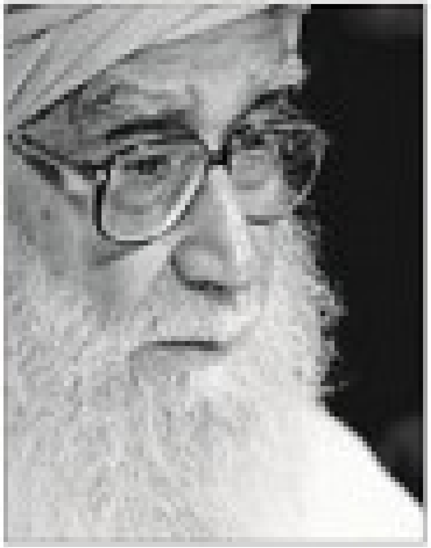

مولانا وحید الدین خان

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکیمانہ طریقہ آپ کے پورے تیرہ سالہ مکی دور میں جاری رہا۔ اس معاملے کی ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ کی نبوت کے انیسویں سال طویل گفت وشنید کے بعد قدیم مکہ کے لیڈروں کے ساتھ یہ طے ہوا کہ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال کیلئے امن کا معاہدہ ہوجائے۔ حدیبیہ کے مقام پر یہ گفت وشنید ہورہی تھی۔ جب معاہدہ لکھنے کا وقت آیا تو آپ نے اس معاہدہ کے آغاز میں لکھوایا: اے علی لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم، تو مکہ کے نمائندہ لیڈر سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم اس کو نہیں جانتے، آپ لکھیں، باسمک اللھم، آپ نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے کہا، لکھو یہ وہ (دفعات) ہیں، جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو سے صلح کی۔ تو سہیل بن عمرو نے دوبارہ کہا کہ اگر میں مانتا کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں تو میں آپ سے جنگ نہیں کرتا، یعنی آپ ''رسول اللہ'' کا لفظ مٹائیں، آپ نے ایسا ہی کیا، اور کہا لکھو، یہ وہ دفعات ہیں، جن پر محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے صلح کی کہ دس سال تک جنگ نہیں ہوگی، اس میں لوگ امن سے رہیں گے (مسند احمد، حدیث نمبر 18910)۔

اس معاہدہ کے معاملے میں متعلق پہلو یہ تھا کہ کسی بھی طریقے سے دونوں فریق کے درمیان امن قائم ہوجائے۔ اس معاملے میں یہ غیر متعلق پہلو تھا کہ معاہدہ میں کس قسم کے الفاظ لکھے جائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکیمانہ طریقہ اختیار کیا کہ متعلق پہلو کو لیا اور غیر متعلق پہلو کو نظرانداز کردیا۔ اس طرح یہ معاہدہ امن کسی مزید رکاوٹ کے بغیر معتدل طور پر عمل میں آگیا۔